إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا

بیشک جو شخص خدا اور رسول کے احکام پر چلتا ہے اور لوگوں کو چلاتا ہے

حلت متعہ



من تصنیف جناب مولانا مولوی سید محمد ح

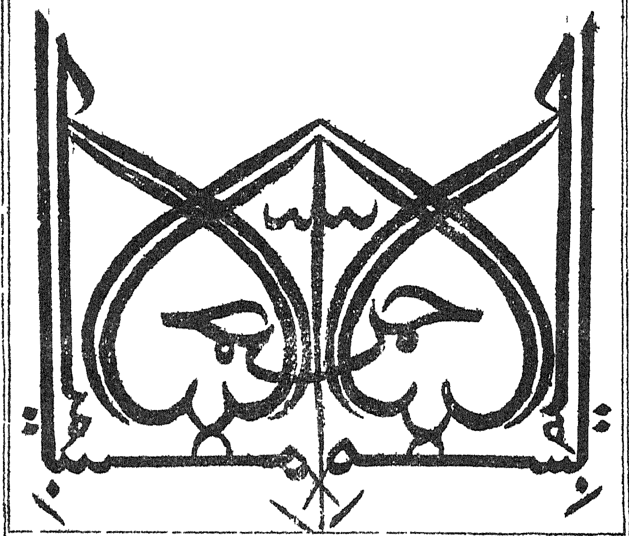
مشہدی بخاری

حسب الحکم جناب مصنف رسالہ و مالک مطبع گلزار ابراہیم

سنہ ۱۳۱۰ ہجری

۱۸۹۲ء

گلزار ابراہیم پریس مالیر کوٹلہ میں غلام حسین پرنٹر نے چھاپا



الحمد لله الذي خلق الانسان من صلصال كالفخار وخلق
الجان من مارج من النار وحبب الشهوات الماكول والمشروب والملبوس
صار في طبايعهم قار فعلى اختلاف الاثار كانوا منهم الابرار ومنهم
الفجار والصلوة على رسوله المختار الذي هدينا على صراط الاخيار
والذي هو من فرض الله طاعته وطاعت اله الذين هم الائمة
الاطهار على كل مسلم وكفار والذين سواهم في الاستطاعته من
البريه بعزته ورسوله البشار كما قال اطيعوا الله ورسوله واولي
الامر منكم واستحق حب علي وولايتهم خلود المومنين في جنات
تجري تحتها الانهار واوجب حبهما للمواليين براءة النجاة عن النار صلوات
الله عليهم الى يوم القرار الف الف الف مرة في كل ليل ونهار +

اما بعد بندہ خاطی ابن سید شمس الدین علی النقوی محمد حسن المشہدی ثم الحایری البخاری عرض کرتا ہے خدمت میں سالکان سلوک ہدایت و یقین و پیروان سنت جناب سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ والہ الطاہرین کے کہ دریں وقت اکثر صاحبان دربارہ حقیقت متعہ بہت سے سوال کرتے ہیں اور جواز و عدم جواز اس کے میں استفسار کرتے ہیں بوجہ عدم تقریر و عدیم الفرصتی بانی تقریر سے اُس وقت سائل کو مطمئن کرنا متعذر ہوتا ہے لہذا مناسب متصور ہوا کہ اس باب میں بالاستیعاب ایک رسالہ تالیف کیا جاوے کہ حاوی بعض احکامات و آداب ضروریہ کا ہو اور موثق کیا جاوے ساتھ دلائل عقلی و نقلی کے تاکہ اہل اسلام کو معلوم ہو کہ ایک مسئلہ ضروری کو کس طرح ناجائز کیا ہے اور کن وجوہ سے اس حکم کو توڑا ہے افسوس طمع نفسانی ایسی ہے کہ جس سے حلال و حرام میں بھی تمیز نہیں رہتی اور یہہ امر بھی نہیں کہ ایک شخص کی طمع نفسانی پر غور کیا جاوے بلکہ آنکھ بند کرکے جمہور بھی اسکی تابع ہو جاتے ہیں اس رسالہ کو جو صاحب ملاحظہ کرینگے معلوم ہو جائیگا کہ متعہ جائز ہے یا ناجائز لہذا مرتب کیا یہ رسالہ اوپر دو باب پر باب اول اثبات متعہ میں باب دویم احکام و آداب متعہ میں اور نام اسکا الاستمتاع فی البیان ونستعین من اللہ المستعان ۔

باب اول

قال اللہ تعالیٰ در سورہ نساء جز خامس رکوع اول فما استمتعتم بہ منہن فاتوھن اجورھن فریضۃ یعنی جب کسی نے برخورداری پائی ساتھ انکے عورتوں سے جو منکوحہ ہیں پس دو تم ان کو مہر ان کی درحالیکہ مفروض ہے

بیان فا حرف عطف کا اور ما موصولہ ہے استمتعتم صیغہ ماضی معلوم باب استفعال سے ہے جو افادہ معنی ابتدا کا کرتا ہے موجب خاصیت اپنی کے فریضہ حال واقع ہوا ہے اجور کا مراد اس سے یہہ ہے کہ اجرہ واجب ہوتا ہے اور اُس کا استمتاع پر تمام اُس کا بخلاف نکاح دائمی کے کہ تمام اجرہ مجرد نکاح پر واجب نہیں ہوتا ہے الا بعد مواقعت کے پس مخصوص ہوا ورود اس آیہ کا باب متعہ میں اور ہے سوا اس کے اور کوئی امر مستفاد نہیں بلکہ علماء متقدمین اہل سنت بھی ورود آیہ ہذا کا متعہ میں قائل ہیں چنانچہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں اور صاحب مدارک نے تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ یہہ آیۃ متعہ میں نازل ہوئی ہے اور زاہدی نے تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ بذکر اجر گشت و مہر و صداق نگفت دلیل آنست کہ مراد متعہ است اور

تفسیر در منثور میں سیوطی نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ فما استمتعتم بہ منھن یعنی نکاح متعہ اور قول مخالفین منسوخیت آیہ متع میں مقبول نہیں بلکہ منسوخ ہے بچند وجہ اول یہہ قول بعضے متعصبین کا خلاف عقیدہ علمائے فحول و مقتدر میں اہل سنت قائل تنسیخ نہیں ہیں چنانچہ فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ نزلت آیۃ المتعہ فی کتاب اللہ ولم ینزل بعدھا آیۃ تنسخھا دویم جس آیہ کو ناسخ اس کی قرار دیتے ہیں یعنی آیہ الا علی ازواجھم او ماملکت ایمانھم مدنی ہے اور آیہ متعہ مکی ہے آیہ مدنی آیہ مکی کی ناسخ نہیں ہوسکتی اس جہت سے کہ آیہ مکی سابق ہوتی ہے اور آیہ مکی لاحق سابق لاحق کی ناسخ نہیں ہے سوم مشروعیت متعہ آیہ سے ثابت ہے اور منسوخیت بخاری روایت سے روایت کا ناسخ آیہ ہونا خلاف عقل ہے ماورا اسکے ثبوت متعہ میں چند دلائل عقلی موثق و مضبوط ہیں اول یہہ کہ قرائت اہل بیت علیہم السلام میں لفظ الی اجل مسمی کا ہونا دلیل قوی ہے مشروعیت کے واسطے چنانچہ ثعلبی نے جو علمائے عظام اہل سنت سے تھے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہ حبیب نے کہا کہ ابن عباس نے مجھ کو کلام اللہ دیا اُس میں یہہ آیہ اس صورت تھی فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی فاتوھن اجورھن فریضہ اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ ابن عباس و ابن حبیب و ابی بن کعب و ابن مسعود وغیرہ نے اس آیہ کی قرات معہ جملہ الی اجل مسمی کے بھی درصورتیکہ قرائت اس آیت کے معہ جملہ الی اجل مسمی مسلم ہے کسی طرح کا شبہ وروداسکے میں بجز نکاح منقطع کے جس کو متع کہتے ہیں نہیں ہا دویم روایات فریقین سے ثابت ہے کہ ابن عباس فتوی ساتھہ نکاح متعہ کے دیتے تھے اور خود عمل اُس پر کرتے تھے چنانچہ مناظرہ اُن کا ابن زبیر کے ساتھہ اس باب میں مشہور ہے اور ابن عباس وہ ثقہ راوی ہیں جن کے حق میں زبان پاک وحی ترجمان وحق بیان جناب رسالت مآب صلوۃ اللہ علیہ و آلہ الاطیاب سے جن کی شان میں رب العالمین نے فرمایا ہے ماینطق عن الھوا ان ھوالا وحی یوحی وارد ہے انہ کنیف ملی علما یعنی تحقیق ابن عباس مخوطہ ہے پُر از علم یہہ ابن عباس کے بدن نے علم پر احاطہ کیا ہے بس فتوی ایسے شخص کا محمول بر خلاف ہرگز نہیں ہوسکتا سوم روایت مشہورہ خلیفہ

دوییم کہ فرمایا انہوں نے متعتان کانتا علی عہد رسول اللہ محرمہما و معاقب علیہما
متعہ الحج و متعۃ النساء اور طبری نے جو اعظم اہل سنت سے ہیں کتاب مشیر
میں اس طرح تحریر کیا ہے کہ خلیفہ ثانی فرمودہ ثلث کن علی عہد رسول صلوٰۃ اللہ علیہ و الہ
انا محرمہن و معاقب علیہن متعۃ الحج و متعۃ النساء و حی علی خیر العمل ان روایات معتبرہ سے
مشروعیت و اباحت متع کی اور رواج اس کا در عہد جناب رسالت ماب صلوٰۃ اللہ علیہ
والہ اور عدم ممانعت استعمال اس کی کسی عہد میں سوائے عہد خلیفہ دوییم ثابت ہے زیرا
کہ اگر کسی اور عہد میں ممانعت اسکے عمل سے صادر ہوئی ہوتی تو خلیفہ صاحب یہہ نہ فرماتے
کہ احرمہما بلکہ یہہ فرماتے کہ بعد اجرا پھر فلانے عہد میں منع ہو گیا تھا چہارم عینی شارح
صحیح بخاری نے باب غزوہ خیبر میں ابو سعید خدری سے اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے تھے انا تمتعنا الی نصف خلافت عمر حتی منع الناس فی شان عمرو
بن الحریث یعنی ہم دونو متع کرتے تھے تا نصف خلافت عمر تا اینکہ منع نمود عمر مردمان را
از متعہ درباب عمر بن حریث پنجم جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا میں جس جگہ اولیات
خلیفہ دوییم کا ذکر کیا ہے لکھا ہے اول من حرم المتعہ یعنی عمر وہ شخص ہے کہ جس نے متعہ
کو حرام کیا ہے اس تحریرات سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ دوییم کے منع کرنے سے پہلے
متعہ منع نہیں تھا پس جس فعل کی اباحت بحکم الہی عہد جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ والہ میں ثابت ہو چکی ہو حرام کرنے خلیفہ صاحب سے وہ امر کس طرح حرام ہو سکتا
ہے چنانچہ روایت مشہور ہے عبد اللہ بن عمر کہ وہ فتوی متعہ کا دیتے تھے کہا اُن سے
لوگوں نے کہ تم فتوی جواز متعہ کا دیتے ہو حالانکہ تمہارے باپ نے متعہ حرام کیا تھا کہا عبد اللہ
بن عمر نے کہ جس امر کو خدا اور رسول خدا نے جاری و مباح کیا ہو میرے باپ کے حرام کرنے
سے وہ فعل حرام نہیں ہوتا میرے باپ ناسخ و مجاز تنسیخ حکم خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ
والہ کی نہیں ہو سکتے اور روایات طریق شیعہ سے جو اباحت متعہ میں وارد ہیں وہ یہہ ہیں
محمد بن یعقوب عن عدۃ من اصحابنا عن سہیل بن زیاد و علی بن ابراہیم عن ابیہ جمیعا عن ابن
ابی نجران عن عاصم بن حمید عن ابی بصیر قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن المتعۃ فقال نزلت

قال عمر ... متعتان ... متعه ... فريضه و ... مباح عليكم وهما ... تم

من بعد الفريضه عنه عن محمد بن اسمعيل عن الفضل بن شاذان عن صفوان عن ابن مسكان قال

سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول كان علي عليه السلام يقول لولا ما سبقني اليه ابن الخطاب

ما زنى الا شقي الفاو عنه عن محمد بن يحيى عن عبد الله بن محمد عن علي بن الحكم عن ابان بن عثمان

عن ابي مريم عن ابي عبد الله عليه السلام قال المتعه نزل بها القرآن وجرت بها السنه

من رسول الله صلى الله عليه و اله اور بعض روايات اہل سنت کے بھی موافق اس کے

ہیں چنانچہ مسلم نے اپنی صحیح میں عطا سے جو کہ ایک جماعت نے جابر بن عبد اللہ انصاری

سے چند مسئلے دریافت کئے اُن میں سے ایک یہہ تھا کہ متعہ مشروع و حلال ہے یا نہ کہا حلال

اور مشروع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ نے اُسکو مشروع کیا بحکم الہی ایضا مسلم بن حجاج نے

اپنی صحیح میں باسناد خود روایت کی ہے حدثنا الحسن الحلوانی قال حدثنا عبد الرزاق

قال اخبرنا ابن جريج قال قال عطاء قدم جابر بن عبد الله معتمرا فجئناه في منزله

قال ساله القوم عن اشياء ثم ذكروا المتعه فقال استمتعنا على عهد رسول الله

و ابی بکر و عمر عمدہ دلیل عقلی اباحت متعہ میں یہہ ہے کہ وطی دو قسم پر ہے مشروع و غیر مشروع

مشروع کو عرف عام میں نکاح و غیر مشروع کو زنا کہتے ہیں اگر متعہ قسم نکاح میں نہیں ہے

تو لازم ہے کہ قسم زنا میں ہووے پر اکہ نکاح و زنا میں تقابل عدم و ملکہ ہے جن میں واسطہ نہیں

ہوتا بخلاف تقابل تضاد کہ اس میں واسطہ ہے اگر متعہ زنا سے ہوتا تو بالضرور

جملہ کبائر میں مشہور ہوتا پر اکہ زنا جملہ کبائر میں سے ہے حالانکہ ابن حجر مکی نے کتاب زواجر

میں عن اقتراف الکبائر ... اپنی ... کبائر کا حصر کیا ہے کسی نے متعہ کو شامل حصر کے

نہیں کیا پس عدم شمار اس کا کبائر میں و عدم شمول اس کا زنا میں عمدہ دلیل اباحت کے

متعہ ہے کہ از روئے قاعدہ اصول فقہ ... خلقت اشیاء کے ... علم حرمت اُسی سے ثابت ہوتی

ہے کما ھو مشہور و کل شی مباح حتی تعلم حرمته اگر کوئی کہے کہ حرمت اس کی قول خلیفه

دویم سے ثابت ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ حرمت مقابل حلت کے ہونی چاہیے جب کہ حلت

اس کی بنص الہی ثابت ہے حرمت بھی نص الہی سے ہونی چاہیے قول خلیفه صاحب کو حرم

اس کا کہنا ہوا، خود بدلائل مذکور مخدوش ہو چکا مخدوش جادنی نہیں ہو سکتا اگر کہا جاوے
کہ صاحب روائح نے زنا کو حیلہ اباحت روائح میں لکھا ہے متعہ کو اس قسم کا زنا تصور کیا
اپنے زعم میں اس جہت سے متعہ تفصیل شامل نہیں کیا جواب اس کا یہ ہے کہ صاحب
روائح نے یہ کتاب روائح مابہ الاختلاف فی المذاہب میں لکھی ہے چنانچہ نام اسکے معنی ظاہر ہے
متعہ ایک مذہب مسلمانوں کے نزدیک حلال و مباح ہے اور معمول بہ اور بعضے مذاہب اہل سنت
کے اگرچہ معمول بہ نہیں بلکہ ترک ہے مگر منسوخ الحرمت ہے چنانچہ تفسیر کبیر اور درمنثور
وغیرہ سے ثابت ہے پس اس صورت میں مختلف فیہ قرار پایا صاحب روائح کے نزدیک اگر قطعی
حرام یا مختلف فیہ ہوتا تو بالضرور اس کی تصریح مختلف فیہ میں شمار یا مع قطعی میں کرتی حالانکہ
کتاب مذکور میں اسکا کہیں ذکر نہیں پس صاحب روائح کے نزدیک بھی اسکی اباحت میں کچھ
کلام نہیں سوائے اس کے ابن قیم نے جو اعاظم علماء سے اور مقتدی جملہ فرقہ اہل سنت کے
ہیں کتاب تقیید الشیطان میں حالا اور بعضے اقسام خلاف نامشروع و بدعات اور معاصیت
اُن کی اور تدلیس و مکاید شیطانی مفصل تمام و مبسوط کلام منصوب کئے ہیں متعہ کا کہیں ذکر
نہیں کیا اگر متعہ اُنکے نزدیک ناجائز ہوتا تو بالضرور متعہ کا منجملہ اُنکے ذکر کرتے و تدلیس و
مکاید شیطانی میں شمار کرتے پس ثابت ہوا کہ ان دو عالموں کے نزدیک جن کے تمام اہل سنت
مقلد و پیرو ہیں اباحت متعہ میں شک نہیں ہے **فائدہ** خلیفہ صاحب نے اگر
بنظر کسی مصلحت وقت کے متعہ کو منع کیا ہے ہر چند وہ مصلحت ضروری تھی لیکن کسی صورت
مخل مشروعیت متعہ کی نہیں ہو سکتی اس وجہ سے کہ مشروعیت متعہ بحکم خدا اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ ثابت ہے اور ممانعت تجویز خلیفہ صاحب چنانچہ فرمایا ہے انا محرمہما
قبول ممانعت میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے اور ترجیح بلا مرجح و مرجوح عندالجمہور باطل ہے
پیروی امر باطل کی موجب بیزاری خالق ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا نسبت
منع متعہ کے ایسا ہی حکم ہے چنانچہ کتاب استبصار میں جو شیعوں کی معتبر کتاب ہے حدیث
موجود ہے جواب اس کا چند وجہ سے اول یہ ہے کہ یہ اتہام محض ہے دلیل اتہام کی یہ
ہے کہ اگر بنسبت متعہ کے حکم حضرت علی علیہ السلام کا ایسا ہوتا تو ان ہو منا ہذا احلما و [illegible]

مذہب شیعہ کے فتاوی کس صورت اس کی اباحت کے جاری ہوتے اور معمول بہ کیوں
ہوتا دویم یہہ کہ کوئی دوسری حدیث ائمہ علیہ السلام سے بھی موافق اس کے صدور وارد ہوتی
حالانکہ کوئی حکم ائمہ علیہ السلام موافق اس کے ممانعت میں وارد نہیں ہے تمام احادیث
متواترہ کثیرہ سے جواز اس کا ثابت ہے فقط یہی حدیث اُس کے مضمون کی ہے سوم روایت
مشہور ہے حضرت علی علیہ السلام سے لولا سبقنی الیہ ابن الخطاب ما زنی الا شقی
یہہ نقیض ہے قول خلیفہ دویم کا نقیض بہ معنی رفع شئے کا ہوتا ہے اور حدیث استبصار موید
قول خلیفہ دویم کی ہے پس لازم آیا اجتماع ضدین سو یہہ محال ہے اور یہہ حدیث لولا سبقنی
متواتر ہے اور وہ حدیث شاذ چہارم آنکہ جیسا خلیفہ صاحب نے کسی مصلحت وقتی کے
اقتضا سے منع فرمایا تھا درصورت تسلیم اعتبار حدیث استبصار حضرت علی علیہ السلام
نے بھی کسی مصلحت وقتی کی جہت سے بیان روایت سماعی کا قطع نظر از تحقیق و تصدیق
حدیث کے فرمایا ہو اسی جہت سے جامع حدیث نے اس حدیث کو تصدیق نہیں کیا و معتبر
نہیں گردانا چنانچہ لکھدیا ہے اس حالت میں یہہ حدیث قابل سند و محل اعتبار و مخل جواز
متعہ نہیں ہوسکتے اور احکام مصالح وقتیہ استمراری نہیں ہوسکتی پنجم جواز متعہ آیہ سے ثابت
ہے اور عدم جواز روایت سے روایت ناسخ آیہ کی نہیں ہوسکتی **تنبیہہ** عبد ضعیف راجی
الی ربہ القوی محمد حسن المشہدی الحائری جامع اوراق معترف بہیچمدانی عرض پرداز ہے
کہ شیخ جعفر طوسی علیہ الرضوان صاحب استبصار باب الاختلاف الاحادیث والاخبار نے
کتاب مذکور میں حدیث حرمت متعہ کو ایراد فرما کے تاویل اُس کی بتقیہ ارشاد فرمائی ہے
یہہ مقام محل تردد کا ہے اس وجہ سے کہ کتب محققین امامیہ مثل سید اعلم الہدی سید مرتضی
رحمتہ اللہ تعالی علیہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم سے ثابت ہے کہ تقیہ رسول صلوۃ
اللہ علیہ پر حرام ہے زیراکہ باعث عدم اشاعت حق کا متصور ہے اور امام علیہ السلام
پر اختلاف ایسی حقوق میں تقیہ جائز ہے لیکن جو امور ایصال الی اللہ سے عباد مکلفین
کو دور رکھیں ایسی جگہ تقیہ امام کو جائز نہیں اور عامہ مومنین کو تقیہ اعلیٰ فرق میں جائز ہے
جو منکر توحید اور نبوت اور مسائل اہلبیت علیہ السلام کے ہوں مگر نسبت تقیہ جناب امیر علیہ السلام

کیجاوے تو خلاف جمہور علمائے شیعہ و عقائد حقہ انکی نیز مستلزم تسلیم حدیث کا ہوتا ہے تسلیم اس حدیث کے سراسر مخالف مذہب حقہ کے ہے۔ اس دلیل سے کہ حدیث بر جوع وآیہ قرآن مدام راجح ہے۔ موافق اصل مذہب حقہ کے صورت ہذا یعنی تسلیم حدیث میں ترجیح مرجوع لازم آتی ہے سو یہہ باطل ہے بلکہ نسبت تقیہ کے محمول بر تقیہ ہے زیرا کہ جو حدیث کہ منسوب بآئمہ طاہرین ہو بعد لحاظ رواۃ کے اگر جرح و خلل سے کل رواۃ حدیث پاک ہوں تو اُسوقت تاویل حدیث بدیگر اسلوب جایز الامکان ہے اس سبب سے کہ الزام برامام علیہ السلام عاید ہوتا ہے جو حدیث نظر براحوال رواۃ قابل اطمینان کے نہیں ہے تاویل کرنا اسکا بدیگر اسلوب جائز نہیں جب حقیر نے رواۃ حدیث کو کتب اسماء الرجال سے مطابق کیا تو کُل روات اُس کی ضعیف غیر جید مخالف مذہب پائی چنانچہ خاکسار تصریح ہر شخص کی رواۃ حدیث سے کریگا جب اس حدیث کے راوی مجروح ہوئے تو حدیث کے غیر مسلم عند التحقیق قرار پائی پس ایسی حدیث سند دعوی میں کافی نہیں ہوسکتی تفصیل احوال رواۃ کی بدین منوال ہے اول محمد بن الحسین بن سعید یہہ شخص بدرجہ غایت ضعیف العقیدہ وضعیف الروایت تھا بعضوں نے کہا ہے کہ غالی تھا کما ورد فی التخلیص محمد بن الحسین بن سعید الصایغ کوفی ینزل فی بنی ذھل الوصص ضعیف جداً قیل انہ غال دویم محمد بن احمد بن یحیی یروی عن الضعفا و یعتمد المراسل ولا یبالی عن اخذ باطل فی نفسہ طعن یعنے یہہ شخص بذات خود مطعون تھا اخذ باطل میں کچھہ اس کو احتیاط نہ تھا چنانچہ مذکور ہوا سوم حسین بن علوان کوفی مخالف مذہب تھا مراد اس حسین ثقہ تھا وہ بھی جماعت عام میں تھا۔ اور اپنے بھائی حسین کی نسبت جو راوی حدیث ہے ثقہ تھا ور نہ ثقاہت کاملہ اُس میں نہ تھی لیکن اُن کو رغبت و محبت امام علیہ السلام تھی چنانچہ صاحب مخلیص تحریر فرمودہ چہارم عمر بن خالد الواسطی یہہ شخص واسط کے رہنے والا

اہل سنت [illegible] تھا حضرت زید سے اکثر روایت کرتا تھا مگر اس کو محبت اہل بیت سے تھا ہست [illegible] ثقاہت میں مجہول الحال تھا چنانچہ تخلیص میں مرقوم ہے عمر بن خالد الواسطی روی عن زید بن علی علیہ السلام کان من رجال العامۃ الا انه [illegible] مختصر علی معانی الفقہ [illegible] موقوف [illegible]

باب دوم ارکان واحکام متعہ

اس باب میں دو فصلیں ہیں

فصل اوّل ارکان متعہ میں

ارکان جمع رکن کی ہے رکن بمعنی لغوی [illegible] تحت یا وہ چیز جس پر [illegible] ہو رکن متعہ کے چار ہیں اول صیغہ دوم محل سوم [illegible] چہارم [illegible] اگر [illegible] رکن ارکان چار [illegible] سے فرض کیا جاوے تو متعہ عمل نہیں اگر [illegible] ایسے متعہ سے واقع ہو جس کا کوئی رکن مفقود ہو وہ فعل حرام ہے زنا میں داخل ہے زیرا کہ خلاف وضع شرعی کے واقع ہوتا ہے۔ **رکن اول صیغہ ہے** پس صیغہ وہ لفظ ہے جو شرع نے وضع کیا ہے واسطے صحت وحلت اس نکاح کے وہ دو لفظ ہیں ایک کو ایجاب کہتے ہیں دوسرے کو قبول ایجاب بجانب زن کے ہوتا ہے قبول بجانب مرد کے ایجاب کے تین کلمہ ہیں زوّجتک و متّعتک و انکحتک قبول کے دو کلمہ ہیں قبلت و رضیت چنانچہ مروی ہے بروایت ابان بن تغلب قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام کیف اقول لها اذا خلوت بها قال تقول اتزوجک متعة علی کتاب اللہ وسنة نبیه لا وارثة ولا موروثة کذا وکذا یوما وان شئت کذا وکذا سنة بکذا وکذا درهما وتسمی من الاجر ما تراضیتما علیه قلیلا کان او کثیرا فاذا قالت نعم فقد رضیت وهی امرأتک وانت اولی الناس بها ایضاً بروایت ابن بصیر عن تغلب قال تقول اتزوجک متعة علی کتاب اللہ وسنة نبیه نکاحاً غیر سفاح وعلی ان لا ترثنی ولا ارثک کذا وکذا یوما بکذا وکذا درهما وعلی ان علیک العدة ایضاً ابن عمران هشام

بن سالم قال قلت کیف یتزوج المتعہ قال یقول اتزوجک کذا وکذا یوماً بکذا وکذا درہما فاذا مضت تلک الایام کان طلاقہا فی شرطہا ولا عدۃ لہا علیک صورت ترکیب ان الفاظ کی انشاء اللہ تعالیٰ بعد ذکر چار رکن کے بیان ہوگی * **رکن دویم محل ہے یعنی جائے وقوع نکاح** وہ عورت ہے جس سے نکاح کیا جاوے * شرط اس میں یہہ ہے کہ زوجہ ممتوعہ مسلمان یا اہل کتاب میں سے ہو مثل یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ کے لیکن اُس کو پینے شراب یا کھانے حرام سے منع کرے متعہ جائز نہیں زن بت پرست وزن ناصبیہ معلنہ سے معلنہ کہتے ہیں * اُس کو جو اعلان عداوت کا کرے اور ناصبیہ اُس کو کہتے ہیں جو موالیان اہل سنت سے اظہار عداوت کا کرے مثل خوارج وغیرہ کے جائز نہیں متعہ زن شوہر دار وصاحب عدۃ سے خواہ عدۃ طلاق ہو خواہ فراق از موت ہو وخواہ عدۃ خلع نیز جائز نہیں کنیز کے ساتھ بدون اذن اُس کے مالک کے وزن کنیز سے زن آزاد پر مگر باذن زن آزاد ایسی ہے بھانجی وبھتیجی زن سے مگر باذن زن اور جائز نہیں زن زانیہ سے اور حکم جمع بین الاختین نکاح ومتعہ میں مساوی ہے یعنے جائز نہیں اور جائز ہے جمع یا زیادہ از چار زن بلا قید انتہا کے متعہ میں اور مکروہ ہے بدون ضرورت مروبست روایت اسمعیل عن الرضا علیہ السلام فی حدیث قال لا ینبغی لک ان تتزوج الا بماہو مومنۃ ان اللہ عزوجل یقول الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیہ لا ینکحہا الا زان او مشرک وعنہ ذلک عن الرضا ایضاً منہ انہ سال عن المتعۃ فقال لا ینبغی لک ان تتزوج الا بمومنۃ او مسلمۃ ایضاً اسمعیل بن سعد الاشعری قال سئلتہ عن الرجل یمتنع من الیہودیۃ والنصرانیۃ قال لا اری بذلک باساً قال قلت فالمجوسیۃ قال لا **فائدہ** ان دونوں حدیثوں میں تعارض واقع ہے موجب تعارض بجز اختلاف روات اور کوئی امر نہیں ایسے مقام میں حکم رجحان پر ہوتا ہے جو صادر ہوتا ہو اس خاندان کا

تحقیق میں جواز کو ترجیح حاصل ہے دو دلیل سے اول یہہ کہ جواز میں دو حدیثیں وارد ہیں اور عدم جواز میں ایک سواے حکم ہے دویم جواز میں حکم دو امام علیہما السلام کا منقول ہے اور عدم جواز میں ایک امام کا حکم ہے لہذا شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمۃ نے محمول بر کراہت کیا ہے عند تمکین غیر مجوسیہ و با عدم تمکین غیر مجوسیہ جابر تصور فرمایا ہے چنانچہ استبصار میں مفصل بیان ہے لیکن نظر بتطبیق فیما میں حکیں ممکن ہے کہ ممانعت نسبت بمجوس بنا بر شبہتہ کے وارد ہوئی ہو چونکہ یہہ امر یقینی نہیں ایسے مقام میں استنباہ نسبت روایت کے ہی ہوتا ہے لہذا ملاحظہ احوال رواۃ کا ضرور ہوا چنانچہ خاکسار نے کتب رجال سے رواۃ کو جو دیکھا تو تینوں حدیثوں کے راوی ثقہ پائے مگر محمد ابن سنان کہ یہہ مختلف الاحوال ہے ہر چند ضعف کو نسبت اس کی رجحان ہے مگر بنظر تصدیق محقق اول علیہ الرحمۃ صحت ان دو احادیث میں کچھہ شبہہ نہیں چنانچہ شرائع میں فرمایا ہے علی اشہر الروایتین وہ جو بعضے حضرات جواز متع میں زن مجوسیہ کے ساتھہ توجیہ عدم شہرت کتاب مجوس و نا معلوم ہونے سے ان کی مجوس کو منجملہ کفار غیر کتابیہ شمار کر کے گفتگو فی جواز میں قابل التفات کے نہیں بامن دلیل کہ یہہ امر مسلم مذہب حقہ امامیہ کا ہے کہ علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم کسی مسئلہ میں بدون ثبوت ساز نص اپنی رائے کو دخل نہیں فرماتے جیسا کہ جناب نبی صلوۃ اللہ علیہ و الہ کوئی کلام بدون وحی الہی کے ارشاد نہیں فرماتے یہی نص ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی شاہد اس مقال کی ہے نیز علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم الرحمۃ و الرضوان نے مجوس کو شامل اہل کتاب کیا ہے چنانچہ شرائع میں محقق اول نے فرمایا ہے۔ فلیشترط ان تکون الزوجه مسلمۃ او کتابیہ کالیہودیہ والنصرانیہ والمجوسیۃ علی اشہر الر ۔ انتہی

پس نظر بتحقیق محقق اول علیہ الرحمۃ کی گفتگو کو اس امر میں مجال گنجائش نہیں ثانیا حیات القلوب میں حیات علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ کی بروایت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مجوس کو منجملہ اہل کتاب شمار کیا ہے اور نبی اُن
کے نام جا ماسب تحریر فرمایا ہے پس درصورت تسلیم ابن حدیث کوئی محل
اعتراض کا نہیں جناب ہادیانا و مقتدانا مولوی ابوالقاسم دام اللہ بقائکم
نے اپنے رسالہ برہان المتعہ میں اولویت ترک کو مطلق تحریر فرمایا ہے اگر مقید
بشرط عدم میسر غیر مجوسیہ کے فرماتے تو اولیٰ تر تھا جیساکہ شیخ جعفر طوسی علیہ الرحمۃ
نے ارشاد فرمایا ہے زیرا کہ ماخذ مطلق اولویت ترک کا کچھ معلوم نہیں و مرو بروایت
اسحٰق الخذاع عن محمد بن الفیض قال سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن المتعۃ فقال
نعم اذا کانت عارفۃ الی ان قال وایاکم والکواشف والدواعی والبغایا
وذوات الازواج قلت ما الکواشف قال اللواتی یکاشفن وبیوتہن
معلومۃ ویوتین قلت فالدواعی قال اللواتی یدعون الی انفسہن
وقد عرفن بالفساد قلت فالبغایا قال المعروفات بالزنا ذوات
الازواج قال المطلقات علی غیر السنۃ ایضاً بروایت ابی نصیر عن الرضا
علیہ السلام قال سئلتہ یمتع بالامۃ باذن اہلہا قال نعم ان اللہ
عزوجل یقول فانکحوھن باذن اہلہن ایضا بروایت اسمٰعیل قال
سئلت ابا الحسن ھل للرجل ان یمتتع من المملوکۃ باذن اہلہا ولہ
امرءۃ حرۃ قال نعم اذا رضیت الحرۃ قلت فان اذنت الحرۃ یمتتع قال
نعم ایضا بروایت یزید عار سئلت امام الحسن علیہ السلام عن المتعہ
فقال ھی حلال مباح مطلق لمن لم یغنیہ اللہ بالتزویج فلیستعفف
بالمتعۃ فان استغنی عنہا بالتزویج فی مباح لہ اذا غاب عنہا و
بروایت اسحٰق عن بکر بن محمد فقال لا وبروایت محمد قال سئلت
ابا الحسن عن المتعۃ اھی من الاربع فقال لا وبروایت زرارہ عن
ابیہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ذکرت لہ المتعۃ اھی
من الاربع فقال تزوج منہن الفا فانہن مستاجرات والصاعن

زرارہ بن اعین قال قلت ما یحل من المتعہ قال کم شئت وبروایت
ابی نصر عن ابی الحسن علیہ السلام قال سألتہ عن الرجل یکون لہ
جاریۃ یتزوج باختہا متعہ قال لا ، لیکن سوم اجل ہے یعنی
عقد متعہ میں یہہ شرط ہے متعہ میں اگر ذکر اس کا صیغہ میں نہ کیا جاوے تو نکاح
دائمی منعقد ہو جاویگا موافق مذہب شیخ وابن براج وابن صلاح وسید وابن زہرہ
و محقق اول صاحب شرایع کی لو توھم من حدیث عبد اللہ بن سنان
اور ابن ادریس و علامہ بطلان عقد کی جانب گئے ہیں اس لئے کہ اجل شرط صحت
متعہ سے بھی باخلال بشرط مبطل مشروط کا ہوتا ہے و بو توھما بروایت زرارہ
پایا اور ... جیسا کہ رسالہ مولف رسالہ کہ قول اخرین راجح ہے اس دلیل
سے کہ نکاح دو قسم ہے دائم اور منقطع فیما میں دونو قسموں کی نسبت بنا لین نسبت
ایجاب وسلب ہے جس میں واسطہ نہیں ہے اور امر متباین فیما میں نکاحیں
شرط اجل ہے چونکہ رفع شئے موجب ثبوت ضد شئے کا ہوتا ہے جس صورت
شرط اجل رفع ہوئی ضد اس کی کہ بطلان عقد یہی لازم آیا مولف کے نزدیک
مراد اولین کے انعقاد نکاح سے نکاح دائمی ہونہ نکاح منقطع کی
... رفع ہو زیرا کہ اجل کا معین و محفوظ و محدود ہونا شرط ہے ہر چند کہ
منقطع میں جس کی مدت اجل مدت عمر تک ہو محدود ہوتے ہیں
شک نہیں لیکن یہہ مدت معین بسنین وشہور وایام نہیں حالانکہ یہیں صفت
اجل کا موصوف ہونا شرط ہے اور قول اخرین کے مراد بطلان عقد سے شاید
عقد منقطع ہو جو فا نحن فیہ ہے نہ نکاح دوام اور قلت وکثرت مدت کا کچھ اندازہ
مقرر نہیں جس قدر ہر دو رضا ہوں خواہ روز منہی خواہ سال مثل اس کی کہ
متعہ کیا یعنے اسوقت سے تا زوال یا غروب یا دو روز یا یک ماہ یا دو سال چنانچہ
ہشام بن سالم سے روایت ہے قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام
تزوج المرأۃ متعۃ ... متعہ قال فقال ذالک اشد علیک ترثہا

ویدیک ولا یجوز لک ان تطلقها الا علی طهر و شاهدین قلت اصلحک اللّٰہ
فلیعت تزوجها قال ایاما معدودۃ بشی مسمی مقدارها تراضیتم فاذا مضت
ایامها کان طلاقها فی شرطها ولا نفقۃ ولا عدۃ لها علیک
الحدیث ہٖ واجب ہے عورت پر وقایۓ مدت کا جس قدر اجرائی باقی جاوے
اگر بعد اجرائے صیغہ و جمع شرائط کے موافقت تا انقضائے مدت متروک
رہی اس صورت میں جو اجرہ قرار پائیگا لازم ہوگا ادا اسکا خواہ موافقت
اُس مدت میں واقع ہو خواہ نہ ہو اور انفکاک متعہ میں طلاق ضرور نہیں بدون
طلاق کے بعد انقضائے مدت کے علیحدہ ہوجاویگی چنانچہ مروی نسبت بروایت
محمد بن اسمٰعیل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قلت له الرجل یتزوج
المراۃ متعۃ سنۃ او اقل او اکثر قال اذا کان شیئاً معلوماً الی اجل معلوم
قال قلت وتبین بغیر طلاق قال نعم **فائدہ** عرض کرتا ہے خاکسار مؤلف
مفہوم اکثر احادیث واحکام فقہا کا یہہ ہے کہ وضع نا اجرہ بقدر مدت
ترک موافقت جایز ہے چنانچہ رکن چہارم ذکر مہر میں بیان ہوگا معہذا مخفی نہ رہے
گمان نہ ہو کہ ان دو مسئلوں میں تعارض واقع ہے زیرا کہ حکم اداے اجرت
مدت ترک موافقت کا اُس صورت میں ہے جو ترک بحالت اختیاری مثل سفر
کے یا بحالت اضطراری مثل مرض یا حبس کے منجانب شوہر واقع ہو اور حکم
وضع اجرہ اُسی صورت میں کہ بحالت اختیاری ہو یا اضطراری مثل نشوز
منجانب زن کی ظہور میں آوے چنانچہ متع وضع مدت حیض کا دلیل صریح
ہے **رکن چہارم** مہر ہے یہہ شرط ہے عقد متعہ میں کہ مقرر کیا جاوے
بدون تقرر مہر کے عقد باطل ہوگا بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں اگر تعیین مہر
تو مہر مثل قرار پاویگا نکاح باطل نہ ہوگا نیز شرط یہہ ہے کہ مہر ملک اُس شخص کی
ہو جو نکاح کرتا ہے اور قبضہ میں اُس کے ہو یعنے تا کہ اس کے پاس موجود ہو نہ مثل
اس کے کہ اس کا قرضہ کسی کے ذمہ ہو اُس قرضہ کو مہر میں حوالہ منکوحہ کرے

کردے نیز شرط ہے کہ مہر میں کسی طرح کا اہمال نہ ہو یعنے معلوم ہو ساتھہ وزن کے
یا کیل کے یا عدد کے یا وصف کے یا معلوم ہو ساتھہ مشاہدہ کے مثل وہ من
جو کے اسقدر پیمانہ فلاں جنس کا یا عدد میں اسقدر روپیہ یا فلانی قسم کا لباس
یا یہہ اسپ یا رخت جو روبرو ہے مقدار مہر کے شرع میں معین نہیں ہے خواہ کم ہو
خواہ زیادہ حتّٰی کہ یکمشت جو یا خرما وغیرہ اجناس لیکن شرط ہے کہ قیمت اس جنس
کی ہو سکے اور لازم ہے ادا کرنا مہر کا ساتھہ عقد کے غیر ماجل یعنے فوری بخلاف
نکاح دوام کے کہ اُس میں مہر ماجل یعنے دوسرے وقت مہر ادا کیا جاوے اور
غیر ماجل بھی اگر شوہر قبل از دخول مدت معین منکوحہ کو بخشدے تو واجب ہوگا ادا کرنا
نصف مہر کا اگر بعد دخول کے بخشے تو تمام مہر قرار پاویگا مگر ساتھہ شرط وفائے مدت
کے منجانب زن کی سے اگر بعض مدت میں دخول کیا ہو تو اُسی قدر مدت کا مہر
کل مہر میں سے ادا کرنا واجب ہے باقی کو مختار ہے چاہے ادا کرے چاہے
وضع کرے لیکن ایام حیض وضع نہیں کر سکتا چنانچہ مرویست بروایت عمر
بن حنظلہ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اتزوج المراۃ شہرا بشئی
مسمی فتاتی بعض الشہر ولا تفی ببعض قال یحبس عنہا من صداقہا
مقدار ما احتبست عنک اللہ ایام حیضہا فالنا لہا اگر بعد عقد کے فساد
نکاح ظاہر ہو اس کی کہ وہ عورت صاحب زوج ہو یا خواہر زوجہ سابق ناکح کی
یا مادر اُس کی زوجہ کی ہو مثل اس کے کوئی امر موجب فسخ کا ہو اگر یہہ فساد
قبل از دخول ظاہر ہوا ہو دریں صورت مہر کا دینا لازم نہیں اگر ادا کر دیا ہو واپس
لینا لازم ہے اگر بعد دخول کے ظاہر ہوا ہو اور عورت مہر لے چکی ہو اُس کا واپس
لینا نہیں لازم اس صورت میں اگر بعض مہر ادا کر دیا ہو اور بعض باقی ہو تو
جو کچھہ لے چکی ہے وہ حق اُس کا ہے جس قدر باقی ہو اُس کا مطالبہ نہیں کر سکتی
چنانچہ مرویست بروایت حفص بن البختری عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال اذا بقی علیہ شئی من المہر وعلم ان لہا زوجا فما اخذ تہ

فلها ما احتبل من مهرها و يحبس عليها ما بقي بعدنا ... اور جایز ہے ایک عورت سے کئی دفعہ متعہ
کرنا خواہ بطریق ایزاد مدت کے خواہ بعد تمام ہونے مدت متعہ و دیگر شخص ... چنانچہ مرویست بروایت ...
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تکون متعة الا بامرین اجل مسمی واجر مسمی و بروایت
زرارہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت له الرجل یتزوج المتعة و ینقضی شرطها ثم یتزوجها رجل اخر حتی بانت
منه ثم یتزوجها الاول حتی بانت منه ثلثا و تزوجت ثلثة ازواج یحل للاول ان یتزوجها قال نعم کم شاء
لیس هذه مثل الحرة هذه مستاجرة وهی بمنزلة الاماء ... مسئلہ اگر کسی شخص
نے بعد متعہ یعنی اجرای صیغہ کی مدت متعہ زن ممنوعہ کو خواہ قبل از دخول خواہ بعد
از دخول معاف کر دی ہو بعد معاف کرنے مدت ... رجوع کرنا اسکو جایز نہیں ...
مدت میں جو باقی ہے ... چنانچہ مرویست بروایت علی بن رباب قال کتب الیہ اسئلہ عن رجل
تمتع بامراة ثم وهب لها ایامها ... قبل ان یفضی الیها او وهب لها ایامها بعد ما افضی الیها
هل له ان یرجع فیما وهب لها ... فوقع لا یرجع ... متعہ میں شہادت و اعلان
کچھ ضرور نہیں البتہ مستحب ہے واسطے رفع اشتباہ و فجور کے اور کافی ہے شہادت متعہ
میں واسطہ رفع اشتباہ ... بروایت
مغیرہ قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام ... فقال لا باس و امر باشہاد
... و میراث ... زوج ... زوجہ ... زوج کو ثابت نہیں
مگر در صورتیکہ وقت نکاح کے موارثت کے شرط ... نکاح دوام کے کہ اس میں
واسطہ موارثت کے ضرورت شرط ... تو نکاح ... آن تا حیات کافی
ہے موارثت کے واسطے چنانچہ مرویست بروایت ... عن ابی الحسن الرضا
علیہ السلام قال تزویج المتعة نکاح بمیراث و نکاح بغیر میراث ان اشترطت کان
... لم تشترط لم یکن ... عرض کرتا ہے ... شیخ ... طوسی علیہ الرحمة
کے نزدیک نفی توارث لوازم متعہ میں سے ہے ... بشرط توارث کے ...
شرط ... توارث ... ثبوت توارث ... استبصار ... اختلاف الاخبار
میں فرمایا ہے لان الوجه فیما ندل ... بینهما سواء ... فی المیراث ...

لان من الاحکام الازمة فی [illegible] فی التوارث وانما یحتاج ثبوت المواریث الی شروط

اس تمام پر تصریح اس امر کی ہونی ضرور ہے کہ اطلاق زوجیت [illegible]

موقوف نہ پڑ [illegible] ہی ہے جیسا کہ [illegible] فراق سے متبادر ہے [illegible]

منکوحہ متعہ ما جل یعنی دوام کے [illegible] واضح ہو کہ لغت میں زوجیت [illegible]

اور زوج بمعنی جفت مذکور کی بمعنی [illegible] کے اور اصطلاح فقہا [illegible]

[illegible] اسی جہت سے جو تصرف زوج [illegible] احکام

شرعیہ کے موافق [illegible] لفظ زوجیت کا اس پر اطلاق نہیں پایا [illegible] فیما بین [illegible]

[illegible] علاوہ ہی علت عدم موارثت منکوحہ موقت کے وقوع قطع تعلق کا سبب

[illegible] اختیاری [illegible] کہ وہ سبب اختیاری [illegible] ظاہر ہے

یا بعد میں اتفاقاً واقع ہو مثال اول کی [illegible] ثانی کی طلاق

و خلع ہے ہر چند موت بھی سبب قطع تعلق [illegible] بوجہ غیر اختیاری ہونیکے جب

منع ارث کا نہیں ہو سکتی منع ارث کے واسطے [illegible] قطع تعلق کا اختیاری ہونا شرط

[illegible] نکاح دوام میں سبب اختیاری قطع تعلق [illegible] بعد عقد نکاح کے

[illegible] واقع ہوا ہے شارع نے منع ارث کو [illegible] اسی جہت سے بر وقوع سبب کچھ

تجویز کیا ہے اور نکاح متعہ میں سبب اختیاری قطع تعلق یعنی [illegible] انقضائے

مدت متعہ [illegible] مذکور خاطر ہوتا ہے شارع نے منع ارث کو اس نکاح میں قبل

تجویز کیا ہے اس وجہ سے کہ سبب قطع تعلق [illegible] قبل از مناکحت [illegible]

اولاد متعہ کی لاحق ہو گی صاحب فراش کی یعنی ناکح کے ہر چند وقت عقد

کی شرط عدم لحوق کی ہوئی ہو اور عزل بھی عمل میں آوے باوجود شرط عدم لحوق و عزل

ورثہ پانیکی ترکہ پدری سے مستحق ہوگا بوجہ عدم لزوم شرط کے بعلت بطلان شرط

زیرا کہ ہمیشہ شرط خلاف احکام شرعیہ کے سب جو امر کہ خلاف شرع کے ہوتا ہی باطل ہے

شرط باطل نافذ نہیں ہوتی [illegible] بروایت مسلم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام سے

حدیث فی المتعة قال [illegible] قال هو ولده ایضا اسمعیل بن بزیع

قال سال رجل ابورضا علیہ السلام وانا اسمع عن الرجل یتزوج المراۃ متعہ ویشترط علیہا ان لا یطلب
ولدها فتاتی بعد ذلک بولد فینکر الولد فشدد فی ذلک قال یجحد وکیف یجحد اعظاما لذلک
قال الرجل فان اتہمہا قال لا ینبغی لک ان یتزوج الا مؤمنۃ عدہ متعہ کا چہل و
پنج روز ہیں یعنے اگر زن بعد انقضای مدت متعہ کے دوسرا متعہ دیگر شخص سے
ساتھ کرنا چاہئے تو لازم ہے اسکو چہل و پنج روز کا عدہ رکھے بعد عدہ کے متعہ
دوسرا کرے اس وجہ سے کہ عدہ طلاق زن آزاد مستقیمۃ الحیض تین مہینہ ہیں یا
تین ... اور عدہ کنیزان او عماف کا نصف اس کا ہے پس زن ممنوعہ بمنزلہ کنیزہ
متصور ہے لیسے احکام میں عدہ بھی اسی کا ... عدہ کنیز ... لازم ...
چنانچہ مرویست بروایت زرارہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ قال ان کانت تحیض فحیضۃ
وان کانت لا تحیض فشہر ونصف ایضا بروایت ابی عمیر ... عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام
قال قال ابو جعفر علیہ السلام عدۃ المتعۃ خمسۃ واربعون یوما والاحتیاط خمسۃ واربعون
لیلۃ اگر مرد بعد عقد متعہ کے فوت ہو جاوے مدت متعہ کی ... تو عورت
کو لازم ہے عدہ وفات یعنی چہار ماہ دس روز ہیں اور عدہ وفات آزاد و کنیز میں
تفاوت نہیں دونوں مساوی ہیں چنانچہ مرویست بروایت عبد الرحمن بن الحجاج
قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المراۃ یتزوجہا الرجل متعۃ ثم یتوفی عنہا ہل علیہا
العدۃ فقال تعتد باربعۃ اشہر ... نفقہ وسکنی زن ممنوعہ کا مرد پر واجب نہیں علی ہذا القیاس
بصحیح مستور بخلاف نکاح دائمی کے کہ اس میں نفقہ وسکنی وقسمت واجب ہے مرد پر بشرط تمکین وعدم نشوز
چنانچہ مرویست بروایت ہشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی حدیث فی المتعۃ قال ... ولا نفقۃ ولا عدۃ
علیک ... عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ... فی المتعۃ ... والا
طلب والملک ولا عدۃ لک علیہا عزل زن متمتع بہا ... جائز ہے ...
زن منکوحہ کے کہ عزل زن ناکحہ سے جائز نہیں چنانچہ مرویست بروایت محمد بن
مسلم قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن العزل فقال ذلک الی الماء یضعہ حیث
شاء جائز ہے تجدید تمتع کا بدون انتظار عدہ کے ساتھ متعہ کرنیوالے کو

زن ممنوعہ کے ساتھ چنانچہ مرویست بروایت عبد الرحمن بن ابی نجران و احمد بن ابی نصر
قال لا باس ان تزوجها ... وتزیدها اذا انقطع الاجل فیما بینکما تقول لها استحللتک باجل آخر
برضا منها ولا یحل ذالک لغیرک حتی تنقضی عدتها وبروایت ابان ... الرجل یزوج الرجل المرأة متعة کان
علیها عدة لغیره فاذا اراد هو ان یزوجها لم یکن علیها عدة یزوجها اذا شاء جائز ہے ایک عورت سے کئی مرتبہ
متعہ کرنا زن ممنوعہ بعد سیوم مرتبہ کے حرام نہیں ہوتی مثل نکاح کے کہ بعد تین مرتبہ
کے نکاح ایک شوہر سے پھر حرام موبد ہو جاتی ہے و مرویست بروایت از زرارہ
عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت له الرجل یتزوج المتعة وینقضی شرطها ثم یتزوجها رجل آخر حتی
بانت منه ثم یتزوجها الاول حتی بانت منه ثلثاً ویزوجت ثلثة ازواج یحل للاول ان یتزوجها
قال نعم کم شاء ... هذه مثل الحرة هذه مستاجرة وهی بمنزلة الاماء وبروایت علی بن الحکم
عن ابی عبد الله علیه السلام فی رجل یتمتع من المرأة المرات قال لا باس یتمتع منها ما شاء
... اگر زن بالغہ رسیدہ متع کرے ولی اس زن کو اعتراض لازم نہیں ہر چند باکرہ ہو
چنانچہ مرویست بروایت سعدان بن مسلم عن رجل ابی عبد الله علیه السلام قال لا باس بتزوج
البکر اذا رضیت بغیر اذن ابویها ایضاً باسناده عن ابی سعید عن الحلبی قال سألته عن التمتع من البکر اذا کانت
بین ابویها اذن ابویها قال لا باس ما لم یقتض ما هناک لتعف بذلک اور بعض روایت سے
کراہت جواز متع میں باکرہ سے بدون اذن باپ اسکے کے ثابت ہے چنانچہ بروایت
ابی نصر عن الرضا علیه السلام قال البکر لا یزوج متعة الا باذن ابیها وبروایت حفص بن البختری
عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل یتزوج البکر متعة قال یکره للعیب علی اهلها عرض کرتا ہے مولف
کہ مفہوم ان دونو حدیثوں میں کچھ تعارض نہیں مآل ان دونوں کا واحد ہے ہر چند تلفظ میں
اندک تفاوت ہے اور روایت ہے انکی تفقہ میں مگر محمد بن احمد مخدوش ہے اس مقام پر
مخدوش ہونا اس کا کچھ قادح مقصود نہیں ہے آخر دعونا الحمد لله العلی العظیم علی نعمائه العمیم
وافضاله الجسیم ونصلی علی محمد و آله الکریم قد فرغت من سوید هذه المسودة تاسع من الصفر من
... والف من سنه الهجری ... ها

خط

اجازہ

مؤلف رسالہ ہذا کو جو منجانب علمائے عصر حاصل ہے
بنا بر اظہار وثوق اعتبار مؤلف شامل طبع
رسالہ ہذا کر دیا معہ ترجمہ کی بزبان اردو
تاکہ بیندگان رسالہ ہذا احوال
مصنف سے مطلع ہو کے
رسالہ ہذا کو مستند
سمجھیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذی جَعَلَ الصَّلوٰۃَ معراجاً للمومنین وتقرّباً
جمیع حمد ثابت ہے واسطے اُس اللہ کے جس نے گردانا نماز کو معراج واسطے مومنین کے اور نزدیکی واسطے
للمتقین واقامتها بالجماعة من افاضل سُننِ الدّین وقد اشار
پرہیزگاروں کے اور قائم کرنا نماز کا ہمراہ جماعت کے بزرگترین سنتہائے دین سے ہے تحقیق اشارہ کیا ہے
الیها سبحانهٗ فی کتابه المبین بقوله تعالیٰ وارکعوا مع
طرف اُس امر کے اللہ پاک نے کتاب اپنی میں جو روشن ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے یعنی نماز پڑھو تم ساتھ
الرّاکعین والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیّنا افضل المُرسلین وآله
نماز پڑھنے والوں کے اور درود اور سلام نبی ہمارے پر جو افضل مرسلین کے ہے اور آل انکی
البررۃ الطّیّبین الطّاھرین اما بعد فانّ صلوٰۃ الجماعة
پرہیزگار اور طیب اور طاہر ہیں بعد حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق نماز جماعت کی
وصلت فی الاشتهار الیٰ حدٍّ لا یکاد یخفیٰ علیٰ اُولوا الابصار
پہنچی ہے شہرت میں طرف ایک حد کی کہ نہیں رہی پوشیدہ صاحبان بینائی پر
ثمّ لا یعزب عن الاخوان فی الدّین وموالی المعصومین
بعد ازاں پوشیدہ نہیں برادران دینی سے اور دوستان ائمہ معصومین

المكسورة بان المحقق النجيب الحسيب المتوقد

مکرمیں سے بتحقیق سید صاحب نسیب و صاحب حسیب صاحب حسب افروختہ شدہ

الاديب الاريب ذي الطبع الثاقب والذهن الصائب الكارع

صاحب ادب صاحب طبع روشن اور صاحب ذہن ارشند در

في حياض العلوم الدينية والراتع في رياض المعارف اليقينية

غوضہاے علوم دینی اور چرندہ در باغہائے معارف یقین کا

الموفق من الموفقين بجلائل المعالي والاجتهادات ... الاعمال

توفیق دادہ شدہ توفیق دینے والا بزرگ و بلند سے واسطے نیکیوں کے امور وا میں سے اور نیک

من الاعمال المبذول في تحصيل مرضاة الله الخفية

عملوں میں سے ہمیشہ کوشش کرنیوالا حاصل کرنی خوشنودی پنہانی خداوند کے

العاكف في معابده بالليل والنهار سلالة الافاضل الاكرام

نشیمندہ جائے عبادت اپنی میں شب و روز برگزیدہ فاضلان بزرگ کا

نقاوة النجباء الفخام نخبة امناء الزمن الملقب ... جناب

برگزیدہ نجیبان بزرگ کا بزرگ امینان زمانہ کا صاحب و صاحب بزرگی

جناب السيد محمد حسن رقاه الله المتعالي الى ذروة الاعلى

جناب سید محمد حسن بلند کرے انکو اللہ تعالیٰ طرف بلندی ... کے

ووقاه حوادث النهار والليل بالحق نبيه صلى الله عليه وآله

نگاہ رکھے حادثہ است روز و شب سے بطفیل نبی درود اللہ کا آپ پر و آل

عليهم الصلوة خير آل فلما ظهر لي الآن حسن ... من

ان کی پر درود جو بہتر ہیں اولین بتحقیق ہوا ... اور ظاہر ہوا

الا ان اخبار بعض الاخيار اتصافه بالبقية الاصلاح و

اور خبر دینی بعض ... امور سے موصوف ہونا اس کا ساتھ ... اور ... کے

استجماعه للمناقب الحسنة والصفات الحميدة

والاخلاق الکریمہ والفضائل السنیۃ فہو المجاز فی امامۃ الجمعۃ

اور اخلاق بزرگ کے اور فضیلتاں محکم کے پس وہ مجاز ہے قائم کرنے نماز جمع

والجماعات وان یودمن اراد الاقتداء بہ فی فرایض الصلوٰۃ واوصیہ

اور جماعت کا اور یہ کہ امام کریں اسکو جو کوئی چاہے پیروی اسکی فرائض نماز میں اور نصیحت

بما اوصی منہ التقوی وانہا ہی العروۃ الوثقی وعلیہ بمراعاۃ الاحتیاط

کرتا ہوں میں اسکو ساتھ ہمیشہ پرہیزگاری کے پس تحقیق پرہیزگاری جائے محکم ہے اور اسپر ہے نصیحت ساتھ رعایت کے

فی کل باب فانہ یوجب الفوز والنجاۃ یوم القیامۃ وآخر

ہر باب میں پس احتیاط واجب کرتا ہے پہنچنے نجات کو روز قیامت کے پس آخر

دعونا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی نبینا وآلہ

دعوی ہمارا یہ ہے کہ تحقیق حمد ہے واسطے اللہ کے جو پروردگار عالم کا ہے اور درود اللہ کا نبی ہمارے پر اور ال

الطاہرین نمقہ العاصی الضعیف الراجی غفران اللہ

طاہرین پہنچے پر لکھا اسکو گنہگار ضعیف امیدوار بخشش اللہ تعالیٰ

القوی خادم الشریعۃ المصطفویۃ السید المصطفی المدعو

قوی سے خادم شریعت مصطفوی کا سید مصطفی مشہور

بمیر آغا النقوی

ساتھ میر آغا کی تقوی

سنہ ۱۲ھ
سید محمد ہادی
ابن عمدۃ العلما
سید مصطفی

خاتمہ رسالہ جو باسم نامی اسم گرامی علت موجبہ تحریر اس رسالہ کے اختتام پایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل التوفیق اسباب التحسین ومعارج

التصدیق والصلوٰۃ علےٰ خیر المرسلین الذی ھو باعث ایجاد والتکوین کما قال اللہ جل جلالہ لولاک لما خلقت الافلاک وآلہ الطیبین الطاہرین الذین ھم الائمۃ المعصومین صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین الیٰ یوم الدین ۵

کہ درین زمان سعادت وفرحت توامان این رسالہ بحسن تائید رشید وامداد مفید شیر بیشہ شجاعت وفتوت مصارع میدان سخاوت ومروت مسند ریاست وایالت صدر سریر حکومت وسیاست صاحب توفیق جزیل وقدر جلیل وضع جمیل ومراتب نبیل مجمع محامد رفعت واقبال کہف المومنین عماد الاسلام والمسلمین زبدہ عمائد دوران قدوہ اراشد زمان خان والاشان ذو وجیہ الامکان سلالہ اماجد الطیاب نواب مستطاب محمد احسن علیخان صاحب بہادر لا زالت شموس اقبالہ من افلاک الدوران صورت تحریر وتسوید پذیرفتہ بخوبی تمام واسلوبی مالاکلام باسم سامی ونام گرامی شان انجام واختتام یافت امید کہ مقبول نظر فیض اثر جناب ممدوح گردیدہ مفید ہر خاص وعام گردد۔ بالنبی وآلہ الامجاد صلوٰۃ اللہ علیھم

الیٰ یوم التناد

تاریخ طبع و تالیف رسالہ

منجانب منشی عبداللطیف صاحب ٹھیکہ دار متوطن قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور حال مالیرکوٹلہ

وصف کیا ہووے اُس کتابت کا
ہو مجول بھلا جو آیت کا

ہو سند میں جو آیت مصحف
کیوں نہ دعوی ہو شان و شوکت کا

آئی تو سامنے [illegible] دیکھیں
زعم ہو جس کو اُس کی حرمت کا

گر نہ پا نسخ میں ایسی آیت ہو
پھر ٹھکانا نہیں ہے خفت کا

یہہ مولف کا دیکھو حسن خیال
بیٹھی بٹھلائی کام ہمت کا

بے مشقت یہہ نص قرآنی
کام آساں ہوا ہے خلقت کا

جانی قرآن نہ مانی کوئی حدیث
قید مذہب نہ پاس ملت کا

آیا جو دل میں کہدیا فی الفور
وقت جاتا رہا ہے ہیبت کا

دیکھہ لو سیر کر کے دُنیا کی
نام بدنام ہے دیانت کا

ہو گیا ہے حلال جو تھا حرام
منع سے کام نکلے حلت کا

کار دُنیا میں ایسے ہیں مخبوط
خوف مطلق نہیں قیامت کا

اس رسالے کا جو مصنف ہے
مستحق ہو گیا ہے جنّت کا

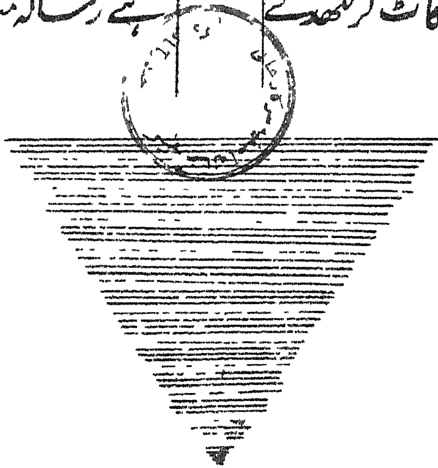
مسئلہ بھی کہیگا صاف وہی
جو کہ پابند ہے قناعت کا

آبرو اُس کی خاک میں ملجائے
ہو جو خواہاں یہاں کی رفعت کا

مت نہیں ہے تو جانور ہے وہ
آدمی ہووے تو کسی مت کا

جانے دے اسے لطیف یہ قصے ‌ ‌ ذکر کر کچھ خدا کی نعمت کا
راستبازی میں زخم کھاتے ہیں ‌ ‌ درجہ افزوں ہے کیوں شہادت کا
فکر تاریخ کی ہے تجھ کو لطیف ‌ ‌ وقت آخر کے پہنچا نوبت کا
ہول کے سر کو کاٹ کر لکھدے ‌ ‌ ہے رسالہ متعہ کی حلت کا

۵ ‌ ‌ ۱۳۱۰ھ



صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	٤	الفجار	الفجار	٩	٣	حدیث مرجوح	حدیث مرجوح
٢	٥	ثمّا استمتعتم	ثمّا استمتعتم	؍؍	٤	ترجیح مرجح	ترجیح مرجوح
؍؍	٩	النهار	النهار	؍؍	٢٠	مراد اس حسین	برادر سبط احسن
٣	١٤	جب کسی	جب کسی	؍؍	٢٣	مخلیص	تخلیص
؍؍	١٦	معتروش	مفروش	١٠	١٥	مرد لسبت	مرد لسبیت
٤	٣	مفقدمین	متقدمین	١١	٨،٩	ناصبیہ	ناصبیہ
؍؍	؍؍	قابل تنسیخ نہین ہین	جو قابل تنسیخ نہین ہے	؍؍	١٣	مگر ابان زن	مگر باذن زن
؍؍	٩	تجاری روایتی	اتفق ثنا تمارتی روایتی	؍؍	١٤	بین الاحسین	بین الاختین
؍؍	١٠	مضبوت ہین	مضبوط ہین	؍؍	١٥	مکرر ہی بدون	[illegible]
؍؍	١٧	متع	متعہ	؍؍	٢٠	[illegible]	[illegible]
؍؍	٢٢	یہہ ابن عباس	یعنی ابن عباس	١١	٢١	بدلک	بذلک
٥	٦	ثابت ہی	ثابت نہین ہے	؍؍	؍؍	[illegible]	[illegible]
٦	٢	ستلذاذان	ت ذان	١٢	٣	یقین	یقینی
٧	٦	تفسیر کبیر اور منثور	تفسیر کبیر و تفسیر درمنثور	١٢	٦	ز دستیہ	زر دستیہ
٧	١١	حلوہم	حلوا	؍؍	١٣	[illegible]	الستیھر الروایتین
؍؍	١٢	مدالبس	تدالبس	؍؍	؍؍	[illegible]	باین دلیل
٨	٤	اوسکے مضمون کی	اس مضمون کی	؍؍	١٠	فرمانی ہی	فرمائی تہی
٨	٥	سنقفی الله	سنقفی الیہ	؍؍	٢٠	المروضہ	المزوجہ
٧	١٣	مضبوت	مضبوط	؍؍	١٤	[illegible]	[illegible]
؍؍	١٤	مدالبس	تدالبس	؍؍	١٣	[illegible]	[illegible]
٩	٦	تفیض برسی	تفیضہ برسی	؍؍	٢١	[illegible]	الستیھر الروایتین
٨	٩	منعہ فرمایا	منع فرمایا	؍؍	١٣	[illegible]	جناب علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
؍؍	؍؍	خدمت علمی	حضرت علی	١٣	٢	کی نام	کی کا نام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۷	تشبقیہ	بہ تقبیہ	۱۳	۶	[illegible]	[illegible]
رر	۱۸	عبدنا	سیدنا	رر	۷	سئلت انا عبد الله	سئلت ابا عبد الله
رر	۲۱	استلاف	ایتلاف	رر	۷	ومردمبرواسب	[illegible]
رر	۲۳	ابل بیب	ست ابل بیت	رر	۹	ودوات الازواج	وذوات الازواج
۱۳	۶	عارفنہ	تارفہ	رر	۱۵	موافقت	موافقت
رر	۱۷	اجراہ اسی	اجرہ کا اوس	رر	۱۷	اجراہ اسی	اجرہ کا اوس
رر	۱۱	خدوات الازواج	مدوات الازواج	رر	۱۸	منتج	منتج
رر	۱۳	بقول	بقول	۱۶	۶	تودی	تورہیا
رر	۱۵	ان تمتنع نالمورکہ	ان یتمتع من المملوکۃ	رر	۸	بھی	بچی
رر	۱۶	فان اذامنت	فان اذنت	رر	۱۴	لانفق	لانفقی
رر	۱۹	فی بیاح لہ اذاعتاب	فہی مباح لہ اذا غاب عنہا	رر	۱۵	عمک البد ابام	عمک الله ایام
رر	۲۱	البھی	ابھی	رر	رر	نالنا لما	فانہا بہا
۱۴	۵	ابن ابرہ	ابن زہرہ	رر	۱۶	ظاہر ہوا سکے	ظاہر ہو مثال سکی
رر	۷	لولتو نہم	لو تو نہم	رر	۲۳	علیہ سمت الجور	علیہا سمتی من الجور
رر	۸	مسدسی سی	مسدسی ہی	۱۷	۱	مرحبا	فرحبا
رر	۱۰	لسنت بنابلین	لسنت بتابین	رر	۴	ما قلت	قال قلت
رر	۱۳	عقد [illegible]	عقدہ بہی	رر	رر	یجوزنی اجل اخر	یزوجہا رجل آخر
رر	۱۷	سمور	مشہور	رر	۵	کل الاول	کل للاول
رر	۱۹	جوفا	[illegible]	رر	۹	جولعل کہ بھی	جو بہلی کی ہی
رر	۲۳	منقعہ مرہ مشہد	منفعہ مدۃ مبہمہ	رر	رر	اسسلہ	مسئلہ
۱[illegible]	۲	ستروجہا	تتروجہا	رر	رر	مبسع	ممتنع
رر	۱	وتترکا[illegible]	وتترکت	رر	۱۱	لہا	لہا
رر	۲	مصنت	مصغنت	رر	۱۶	مواریب	مواریث

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۱۴	اجرایی	قرار	۱۷	۲۰	سرکت	شرکت
،،	۵	موافقت	موافقت	۱۹	۳	شوهه	صومینه
،،	۱۲	اجراه	اجبره	،،	۶	خلائق	خلائق
۱۵	۳	کیفر ان او صاف	کیفر اسن او صاف	،،	۱۱	الاحتیا	والاحتیاط
،،	۱۹	ولا انفسهم لکن شا الله	لا انفسهم لکن شا الله	،،	۲۳	بجبر و حبت	بصیرة حیث
۲۰	۲	تزیاک فرع بورها	ترتیاک فرع بورها	۲۰	۱۰	المرات	المرات
،،	۳	عد لها	عد تها	،،	،،	سمع معاما سا	یسمع منها ما شا
،،	۱۱	منع کری	منعکر سا	،،	۱۳	اذا روضت بعیر اذن	اذا ضیقت بعیر اذن الزوجها
،،	۱۳	بیع لجها لون الزوجها	او بوهیا اذن الزوجها	،،	،،	نعص	نقیض
،،	،،	لسف	لشف	،،	۱۷	لاعیب	للعیب
،،	۱۵	نفقة	نفقه	،،	۲۲	بعد الثلث و الف	وثلثمائة بعد الالف
۲۴	۸	مجابیر	مجاهر	،،	۱۰	سمیف	مشوش

تمام شد صحت نامه

اعلان

جس صاحب کو مطلوب ہو مطبع گلزار ابراہیم
کوٹلہ مالیر ضلع لودہانہ سی طلب فرمالین